انجیلِ شریف

سورۃ ۹

اہلِ گلتیوں کے نام حضرتِ پولوس علیہ السلام کا تبلیغی خط

رکوع ۱

(1)رسولِ مقبول پولوس علیہ السلام کی طرف سے جو نہ انسانوں کی جانب سے نہ انسان کے سبب سے بلکہ سیدنا عیسیٰ مسیح اور رب العالمین کے سبب سے جس نے سیدنا عیسیٰ مسیح کو زندہ کیا رسول ہوں۔(2)اور سب برادرانِ دین کی طرف سے جو میرے ساتھ ہیں گلتیہ کی جماعتوں کو۔

(3)اللہ وتبارک تعالیٰ اور ہمارے آقا ومولا سیدنا عیسیٰ مسیح کی طرف سے تمہیں مہربانی اور اطمینان حاصل ہوتا رہے۔(4)آپ (یعنی سیدنا عیسیٰ) ہی نے ہمارے خطاؤں کے لئے اپنے آپ کو دے دیا تاکہ ہمارے رب کی رضا کے موافق ہمیں اس موجودہ خراب جہان سے چھٹکارا عطا فرمائیں۔(5)آپ کی تمجید ابد الآباد ہوتی رہے۔آمین۔

انجیل شریف کی وحدت

(6)میں تعجب کرتا ہوں کہ جس نے تمہیں سیدنا عیسیٰ مسیح کی مہربانی سے بلایا اس سے تم اس قدر جلد پھر کر کسی اور طرح کی انجیل کی طرف مائل ہونے لگے۔(7)مگر وہ دوسری نہیں البتہ بعض ایسے ہیں جو تمہیں گھبرا دیتے ہیں اور سیدنا عیسیٰ مسیح کی انجیل کو بگاڑنا چاہتے ہیں۔(8)لیکن اگر ہم یا آسمان کا کوئی فرشتہ بھی اس انجیل کے سوا جو ہم نے تمہیں سنائی کوئی اور انجیل تمہیں سنائے تو مردود ہو۔(9)جیسا ہم پیشتر کہہ چکے ہیں ویسا ہی اب میں پھر کہتا ہوں کہ اس انجیل کے سوا جو تم نے قبول کی تھی اگر کوئی اور انجیل سناتا ہے تو مردود ہے۔(10)اب میں آدمیوں کو دوست بناتا ہوں یا پروردگارِ عالم کو؟ کیا آدمیوں کو خوش کرنا چاہتا ہوں؟ اگر اب تک آدمیوں کو خوش کرتا رہتا تو سیدنا عیسیٰ مسیح کا بندہ نہ ہوتا۔

انجیل شریف اللہ وتبارک تعالیٰ کی طرف سے ہے

(11) اے بھائیو! میں تمہیں جتائے دیتا ہوں کہ جو انجیل میں نے سنائی وہ انسان کی طرف سے نہیں۔(12) کیونکہ وہ مجھے انسان کی طرف سے نہیں پہنچی اور نہ مجھے سکھائی گئی بلکہ سیدنا عیسیٰ مسیح کی طرف سے مجھے اس کا کشف ہوا۔(13) چنانچہ

یہودی طریق میں جو پہلے میرا چال چلن تھا تم سن چکے ہو کہ میں پروردگار کی جماعت کو از حد ستاتا اور تباہ کرتا تھا۔(14)اور میں یہودی طریق میں اپنی قوم کے اکثر ہم عمروں سے بڑھتا جاتا تھا اور اپنے بزرگوں کی روایتوں میں نہایت سرگرم تھا۔(15)لیکن جس پروردگارِ عالم نے مجھے میری ماں کے پیٹ ہی سے نامزد کرلیا اور اپنی مہربانی سے بلالیا جب اس کی یہ رضا ہوئی۔(16)کہ اپنے ازلی محبوب کو مجھ پر ظاہر کرے تاکہ میں مشرکین میں ان کی انجیل سناؤں تو نہ میں نے گوشت اور خون سے صلاح لی۔(17)اور نہ یروشلیم میں ان کے پاس گیا جو مجھ سے پہلے رسول تھے بلکہ فوراً عرب کو چلا گیا۔ پھر وہاں سے دمشق کو واپس آیا۔

(18)پھر تین برس کے بعد حضرت پطرس سے ملاقات کرنے کو یروشلیم گیا اور پندرہ دن ان کے پاس قیام کیا۔(19)مگر اور صحابہ کرام میں سے مولا کے بھائی حضرت یعقوب کے سوا کسی سے نہ ملا۔(20)جو باتیں میں تم کو لکھتا ہوں رب العالمین کو حاضر جان کر کہتا ہوں کہ وہ جھوٹی نہیں۔(21) اس کے بعد میں سوریہ اور کلکیہ کے علاقوں میں آیا۔(22)اور یہودیہ کی جماعتیں جو سیدنا عیسیٰ مسیح میں تھیں میری صورت سے تو واقف نہ تھیں۔(23)مگر صرف یہ سنا کرتی تھیں کہ جو ہم کو پہلے ستاتا تھا وہ اب اسی دین کی انجیل سناتا ہے جسے پہلے تباہ کرتا تھا۔(24)اور وہ میرے باعث پروردگارِ عالم کی حمد کیا کرتی تھیں۔

رکوع ۲

حضرت پولوس علیہ السلام اور دیگر صحابہ کرام

(1)آخر چودہ برس کے بعد میں حضرت برنباس کے ساتھ یروشلیم کو تشریف لے گیا اور حضرت ططس کو بھی ساتھ لے گیا۔(2)اور میرا جانا کشف کے مطابق ہوا اور جس انجیل کی مشرکین میں تبلیغ کرتا ہوں وہ ان سے بیان کی مگر تنہائی میں ان ہی لوگوں سے جو کچھ سمجھے جاتے تھے تا ایسا نہ ہو کہ میری اس وقت کی یا اگلی دوڑ دھوپ بے فائدہ ہو جائے۔(3) لیکن حضرت ططس بھی میرے ساتھ تھے اور یونانی ہیں ختنہ کرانے پر مجبور نہ کئے گئے۔(4)اور یہ اُن جھوٹے بھائیوں کے سبب سے ہوا جو چھپ کر داخل ہو گئے تھے اور چوری سے گھس آئے تھے تاکہ اس آزادی کو جو ہمیں سیدنا عیسیٰ مسیح میں عطا ہوئی ہے جاسوسوں کے طور پر دریافت کرکے ہمیں غلامی میں لائیں۔(5)ان کے تابع رہنا ہم نے گھڑی بھر بھی منظور نہ کیا تاکہ انجیل کی سچائی تم میں قائم رہے۔(6)اور جو لوگ کچھ سمجھے جاتے تھے (خواہ وہ کیسے ہی تھے مجھے اس سے کچھ واسطہ نہیں۔ پروردگار کسی آدمی کے طرف دار نہیں)۔ان سے جو کچھ سمجھے جاتے تھے مجھے کچھ حاصل نہ ہوا۔(7)لیکن برعکس اس کے جب انہوں نے یہ دیکھا کہ جس طرح اہلِ یہود کو انجیل سنانے کا کام حضرت پطرس کے سپرد ہوا اسی طرح مشرکین کو سنانا میرے سپرد ہوا۔(8)(کیونکہ جس نے اہلِ یہود کی رسالت کے لئے حضرت پطرس میں اثر پیدا کیا اسی نے مشرکین کے لئے مجھ میں بھی اثر پیدا کیا)۔(9) اور جب انہوں نے اس

توفیق کو معلوم کیا جو مجھے ملی تھی تو حضرت یعقوب اور حضرت پطرس اور حضرت یحیٰی نے جو جماعت کے رکن سمجھے جاتے تھے مجھے اور حضرت برنباس کو دہنا ہاتھ دے کر شریک کرلیا تاکہ ہم مشرکین کے پاس جائیں اور وہ اہلِ یہود کے پاس۔(10) اور صرف یہ کہا کہ غریبوں کو یاد رکھنا مگر میں خود ہی اسی کام کی کوشش میں تھا۔

(11)لیکن جب حضرت پطرس انطاکیہ میں تشریف لائے تو میں نے روبرو ہو کر ان کی مخالفت کی کیونکہ وہ ملامت کے لائق تھے۔(12)اس لئے کہ حضرت یعقوب کی طرف سے چند اشخاص کے آنے سے پہلے تو وہ مشرکین کے ساتھ کھایا کرتے تھے مگر جب وہ آگئے تو اہلِ یہود سے ڈر کر باز رہے اور کنارہ کیا۔(13) اور باقی یہودیوں نے بھی ان کے ساتھ ہو کر منافقت کی۔یہاں تک کہ حضرت برنباس بھی ان کے ساتھ منافقت میں پڑگئے ۔(14)جب میں نے دیکھا کہ وہ انجیل کی سچائی کے موافق سیدھی چال نہیں چلتے تو میں نے سب کے سامنے حضرت پطرس سے کہا جب آپ باوجود یہودی ہونے کے مشرکین کی طرح زندگی گزارتے ہیں نہ کہ یہودیوں کی طرح تو مشرکین کو یہودیوں کی طرح چلنے پر کیوں مجبور کرتے ہیں؟

ایمان سے نجات

(15)گو ہم پیدائش سے یہودی ہیں اور خطا کار مشرکین میں سے نہیں ۔(16)تو بھی یہ جان کر کہ آدمی شریعت کے اعمالِ صالح سے نہیں بلکہ صرف سیدنا عیسیٰ مسیح پر ایمان لانے سے سچا ٹھہرتا ہے خود بھی سیدنا عیسیٰ مسیح پر لائے تاکہ ہم سیدنا عیسیٰ پر ایمان لانے سے سچے ٹھہریں نہ شریعت کے اعمالِ صالح سے۔کیونکہ شریعت کے اعمالِ صالح سے کوئی بشر سچا نہ ٹھہرے گا۔(17) اور ہم جو سیدنا عیسیٰ مسیح میں سچے ٹھہرنا چاہتے ہیں اگر خود ہی خطا کار نکلیں تو کیا سیدنا عیسیٰ مسیح خطا کے باعث ہیں؟ ہر گز نہیں۔(18) کیونکہ جو کچھ میں نے ڈھادیا اگر اسے پھر بناؤں تو اپنے آپ کو قصوروار ٹھہراتا ہوں۔(19)چنانچہ میں شریعت ہی کے وسیلہ سے شریعت کے اعتبار سے مر گیا تاکہ پروردگارِ عالم کے اعتبار سے زندہ ہوجاؤں۔(20)میں سیدنا عیسیٰ مسیح کے ساتھ مصلوب ہوا ہوں اور اب میں زندہ نہ رہا بلکہ سیدنا عیسیٰ مسیح مجھ میں زندہ ہیں اور میں جو اب جسم میں زندگی گذارتا ہوں پروردگار کے محبوب (یعنی سیدنا عیسیٰ) پر ایمان لانے سے گذارتا ہوں جس نے مجھ سے محبت کی اور اپنے آپ کو میرے لئے موت کے حوالہ کردیا۔(21) میں پروردگارِ عالم کی مہربانی کو بیکار نہیں کرتا کیونکہ سچائی اگر شریعت کے وسیلہ سے ملتی تو سیدنا عیسیٰ مسیح کا مرنا عبث ہوتا۔

رکوع ۳

شریعت یا ایمانِ صالح

(1)اے نادان اہلِ گلتیو! کس نے تم پر افسوس کرلیا؟ تمہاری گویا آنکھوں کے سامنے سیدنا عیسیٰ مسیح صلیب پر دکھائے گئے۔(2)میں تم سے صرف یہ دریافت کرنا چاہتا ہوں کہ تم نے شریعت کے اعمال سے روحِ الہٰی کو پایا یا ایمان کے پیغام سے؟(3)کیا تم ایسے نادان ہو کہ روحِ الہٰی کے طور پر شروع کر کے اب جسم کے طور پر کام کرنا چاہتے ہو؟(4)کیا تم نے اتنی تکالیف بے فائدہ اٹھائیں؟ مگر شاید بے فائدہ نہیں۔(5)پس جو تمہیں روحِ الہٰی عطا کرتا اور تم میں معجزے ظاہر کرتا ہے کیا وہ شریعت کے اعمال سے ایسا کرتا ہے یا ایمان کے پیغام سے ؟(6)چنانچہ حضرت ابراہیم علیہ السلام پروردگار پر ایمان لائے اور یہ ان کے لئے دیانتداری گنی گئی ۔(7)پس جان لو کہ جو ایمان والے ہیں وہی حضرت ابراہیم علیہ السلام کے فرزند ہیں۔(8)اور کلام الہٰی نے پیشتر سے یہ جان کرکہ پروردگارِ عالم مشرکین کو ایمان سے دیانتدار ٹھہرائیں گے پہلے ہی سے حضرت ابراہیم کو یہ خوشخبری سنادی کہ تمہارے باعث سب قومیں برکت پائیں گی۔(9)پس جو ایمان والے ہیں وہ ایماندار حضرت ابراہیم علیہ السلام کے ساتھ برکت پاتے ہیں۔(10)کیونکہ جتنے شریعت کے اعمال پر تکیہ کرتے ہیں وہ سب بد بختی کے ماتحت ہیں۔ چنانچہ لکھا ہے کہ جو کوئی ان سب باتوں کے کرنے پر قائم نہیں رہتا جو شریعت کی کتاب میں لکھی ہیں وہ مردود ہے۔(11) اور یہ بات ظاہر ہے کہ شریعت کےوسیلہ سے کوئی شخص پروردگار کے نزدیک دیانتدار نہیں ٹھہرتا کیونکہ لکھا ہے کہ ایماندار ایمان سے جیتا رہے گا۔(12) اور شریعت کو ایمان سے کچھ واسطہ نہیں بلکہ لکھا ہے کہ جس نے ان پر عمل کیا وہ ان کے سبب سے جیتا رہے گا۔(13) سیدنا عیسیٰ مسیح جو ہمارے لئے بد بخت بنے انہوں نے ہمیں مول لے کر شریعت کی بد بختی سے چھڑایا کیونکہ لکھا ہے کہ جو کوئی لکڑی پر لٹکایا گیا وہ بد بخت ہے۔(14)تاکہ سیدنا عیسیٰ مسیح میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کی برکت مشرکین تک بھی پہنچے اور ہم ایمان کے وسیلہ سے اس روحِ الہٰی کو حاصل کریں جس کا وعدہ ہوا ہے۔

شریعت اور وعدہ

(15)اے بھائیو! میں انسان کے طور پر کہتا ہوں کہ اگرچہ آدمی کا عہد ہو جب اس کی تصدیق ہو گئی تو کوئی اس کو باطل نہیں کرتا اور نہ اس پر کچھ بڑھاتا ہے۔(16)پس حضرت ابراہیم علیہ السلام اور ان کی نسل سے وعدے کئے گئے۔ پروردگارِ عالم یہ نہیں فرماتے کہ نسلوں سے۔ جیسا بہتوں کے واسطے کہا جاتا ہے بلکہ جیسا ایک کہ واسطے کہ تمہاری نسل کو اور وہ سیدنا عیسیٰ مسیح ہیں۔(17) میرا یہ مطلب ہے کہ جس عہد کی اللہ وتبارک تعالیٰ نے پہلے سے تصدیق کی تھی اس کو شریعت چار سو تیس برس کے بعد آکر باطل نہیں کرسکتی کہ وہ وعدہ لاحاصل ہو۔(18) کیونکہ اگر میراث شریعت کے سبب سے ملی ہے تو وعدہ کے سبب سے نہ

ہوئی مگر حضرت ابراہیم علیہ السلام کو رب العالمین نے وعدہ ہی کی راہ سے عطا فرمائی۔(19)پس شریعت کیا رہی ؟ وہ نافرمانیوں کے سبب سے بعد میں دی گئی کہ اس نسل کے آنے تک رہے جس سے وعدہ کیا گیا تھا اور وہ فرشتوں کے وسیلہ سے صلح کرانے والے کی معرفت مقرر کی گئی۔(20) اب صلح کرانے والا ایک کا نہیں ہوگا مگر پروردگار ایک ہی ہے۔

شریعت کا مقصد

(21)پس کیا شریعت پروردگار کے وعدوں کے خلاف ہے؟ ہر گز نہیں ! کیونکہ اگر کوئی ایسی شریعت دی جاتی جو زندگی عطا کرسکتی تو البتہ سچائی شریعت کے سبب سے ہوتی۔(22) مگر کلامِ الہٰی نے سب کو گناہ کے ماتحت کردیا تاکہ وہ وعدہ جو سیدنا عیسیٰ مسیح پر ایمان لانے پر موقوف ہے ایمانداروں کے حق میں پورا کیا جائے۔

(23)ایمان کے آنے سے پیشتر شریعت کی ماتحتی میں ہماری نگہبانی ہوتی تھی اور اس ایمان کے آنے تک جو ظاہر ہونے والا تھا ہم اسی کے پابند رہے۔(24) پس شریعت سیدنا عیسیٰ مسیح تک پہنچانے کو ہمارا استاد بنی تاکہ ہم ایمان کے سبب سے سچے ٹھہریں۔(25)مگر جب ایمان آچکا تو ہم استاد کے ماتحت نہ رہے ۔(26) کیونکہ تم سب اس ایمان کے وسیلہ سے جو سیدنا عیسیٰ مسیح میں ہے پروردگار کے پیارے ہو۔(27)اور تم سب جتنوں نے سیدنا عیسیٰ مسیح میں شامل ہونے کا اصطباغ لیا سیدنا عیسیٰ کو پہن لیا۔(28) نہ کوئی یہودی رہا نہ مشرک نہ کوئی غلام نہ آزاد ، نہ کوئی مرد نہ عورت کیونکہ تم سب سیدنا عیسیٰ مسیح میں ایک ہو۔(29)اور اگر تم سیدنا عیسیٰ مسیح کے ہو تو حضرت ابراہیم علیہ السلام کی نسل اور وعدہ کے مطابق وارث ہو۔

رکوع ۴

فرزند اور وارث

(1)لیکن میں یہ کہتا ہوں کہ وارث جب تک بچہ ہے اگرچہ وہ سب کا مالک ہے اس میں اور غلام میں کچھ فرق نہیں۔(2)بلکہ جو معیاد باپ نے مقرر کی اس وقت تک سرپرستوں اور مختاروں کے اختیار میں رہتا ہے۔(3)اسی طرح ہم بھی جب بچے تھے تو دنیوی ابتدائی باتوں کے پابند ہو کر غلامی کی حالت میں رہے۔ لیکن جب وقت پورا ہو گیا تو رب العالمین نے اپنے پیارے محبوب کو بھیجا جو عورت سے پیدا ہوئے اور شریعت کے ماتحت پیدا ہوئے ۔(5)تاکہ شریعت کے ماتحتوں کو مول لے کر چھڑالیں اور ہم کو لے پالک ہونے کا درجہ ملے۔(6) اور چونکہ تم بیٹے ہو اس لئے پروردگار نے اپنے محبوب کا روح ہمارے دلوں میں بھیجا جو ابّا یعنی اے باپ کہہ کر پکارتا ہے۔(7)پس اب تم غلام نہیں بلکہ بیٹے ہو اور جب بیٹے ہو تو پروردگار کے وسیلہ سے وارث بھی ہوئے۔

اہلِ گلتیوں کے لئے حضرت پولوس علیہ السلام کی تشویش

(8)لیکن اس وقت اللہ وتبارک تعالیٰ سے ناواقف ہو کر تم ان معبودوں کی غلامی میں تھے جو اپنی ذات سے رب نہیں۔(9)مگر اب جو تم نے پروردگار کو پہچانا بلکہ پروردگار نے تم کو پہچانا تو ان ضعیف اور نکمی ابتدائی باتوں کی طرف کس طرح پھر رجوع ہوتے ہو جن کی دوبارہ غلامی کرنا چاہتے ہو؟(10) تم دنوں اور مہینوں اور مقررہ وقتوں اور برسوں کو مانتے ہو۔(11) مجھے تمہاری بابت ڈر ہے۔کہیں ایسا نہ ہو کہ جو محنت میں نے تم پر کی ہے بے فائدہ ہو جائے۔

(12)اے برادرانِ دین! میں تمہاری منت کرتا ہوں کہ میری مانند ہو جاؤ کیونکہ میں بھی تمہاری مانند ہوں۔ تم نے میرا کچھ بگاڑا نہیں۔(13) بلکہ تم جانتے ہو کہ میں نے پہلی دفعہ جسم کی کمزوری کے سبب سے تم کو انجیل سنائی تھی۔(14) اور تم نے میری اس جسمانی حالت کو جو تمہاری آزمائش کا باعث تھی نہ حقیر جانا نہ اس سے نفرت کی اور پروردگار کے فرشتہ، بلکہ سیدنا عیسیٰ مسیح کی مانند مجھے مان لیا۔(15) پس تمہاری وہ خوشی منانا کہاں گیا؟میں تمہارا گواہ ہوں کہ اگر ہو سکتا تو تم اپنی آنکھیں بھی نکال کر مجھے دے دیتے۔(16) تو کیا تم سے سچ بولنے کے سبب سے میں تمہارا دشمن بن گیا؟(17)وہ تمہیں دوست بنانے کی کوشش تو کرتے ہیں مگر نیک نیتی سے نہیں بلکہ وہ تمہیں خارج کرانا چاہتے ہیں تاکہ تم ان ہی کو دوست بنانے کی کوشش کرو۔(18)لیکن یہ اچھی بات ہے کہ نیک امر میں دوست بنانے کی ہر وقت کوشش کی جائے۔نہ صرف اسی وقت جب میں تمہارے پاس موجود ہوں۔(19)اے میرے بچو! تمہاری طرف سے مجھے پھر جننے کے درد سے لگے ہیں۔جب تک کہ سیدنا عیسیٰ مسیح تم میں صورت نہ پکڑلیں۔(20) جی چاہتا ہے کہ اب تمہارے پاس موجود ہو کر اور طرح سے بولوں کیونکہ مجھے تمہاری طرف سے شبہ ہے۔

حضرت ہاجرہ علیہ السلام اور حضرت سارہ علیہ السلام کی مثال

(21)مجھ سے کہو تو۔ تم جو شریعت کے ماتحت ہونا چاہتے ہو کیا شریعت کی بات کو نہیں سنتے؟(22) یہ لکھا ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے دو بیٹے تھے۔ ایک لونڈی سے۔ دوسرا آزاد سے۔(23) مگر لونڈی کا بیٹا جسمانی طور پر اور آزاد کا بیٹا وعدہ کے سبب سے پیدا ہوا۔(24)ان باتوں میں تمثیل پائی جاتی ہے اس لئے کہ یہ عورتیں گویا دو عہد ہیں۔ایک کوہِ سینا پر کا جس سے غلام ہی پیدا ہوتے ہیں اور وہ ہاجرہ علیہ السلام ہیں۔(25)اور ہاجرہ علیہ السلام عرب کا کوہِ سینا ہے اور موجودہ یروشلیم اس کا جواب ہے کیونکہ وہ اپنے لڑکوں سمیت غلامی میں ہے۔(26)مگر عالمِ بالا کی یروشلیم آزاد ہے اور وہی ہماری ماں ہیں۔(27) کیونکہ لکھا ہے کہ

اے بانجھ! تو جس کے اولاد نہیں ہوتی خوشی منا
تو جو دردِ زہ سے ناواقف ہے آواز بلند کرکے چلاّ
کیونکہ بیکس چھوڑی ہوئی کی اولاد شوہر والی
کی اولاد سے زیادہ ہو گی۔

(28)پس برادرانِ دین ! ہم حضرت اضحاق علیہ السلام کی طرح وعدہ کے فرزند ہیں۔(29)اور جیسے اس وقت جسمانی پیدائش والا روحانی پیدائش والے کو ستاتا تھا ویسے ہی اب بھی ہوتا ہے ۔(30)مگر کلام الہٰی کیا فرماتا ہے ؟ یہ کہ لونڈی اور اس کے بیٹے کو نکال دے کیونکہ لونڈی کا بیٹا آزاد کے بیٹے کے ساتھ ہر گز وارث نہ ہوگا۔(31) پس برادرانِ دین ! ہم لونڈی کے فرزند نہیں بلکہ آزاد کے ہیں۔

رکوع ۵

سیدنا عیسیٰ مسیح میں آزادی

(1)سیدنا عیسیٰ مسیح ہمیں آزاد رہنے کے لئے آزاد کیا ہے پس قائم رہو اور دوبارہ غلامی کے جوئے تمیں نہ جتو۔
(2)دیکھو میں پولوس تم سے کہتا ہوں کہ اگر تم ختنہ کراؤ گے تو سیدنا عیسیٰ مسیح سے تم کو کچھ فائدہ نہ ہوگا۔(3)بلکہ میں ہر ایک ختنہ کرانے والے شخص پر پھر شہادت دیتا ہوں کہ اسے تمام شریعت پر عمل کرنا فرض ہے۔ (4) تم جو شریعت کے وسیلہ سے دیانتدار ٹھہرنا چاہتے ہو سیدنا عیسیٰ مسیح سے الگ ہوگئے اور مہربانی سے محروم ۔(5) کیونکہ ہم روحِ الہٰی کے باعث ایمان سے سچائی کی امید برآنے کے منتظر ہیں۔(6) اور سیدنا عیسیٰ مسیح میں نہ تو ختنہ کچھ کام کا ہے نہ مختونی مگر ایمان جو محبت کی راہ سے اثر کرتا ہے ۔(7) تم تو اچھی طرح دوڑ رہے تھے۔ کس نے تمہیں حق کے ماننے سے روک دیا؟(8) یہ ترغیب تمہارے بلانے والے کی طرف سے نہیں ہے۔(9) تھوڑا سا خمیر سارے گندُھے ہوئے آٹے کو خمیر کردیتا ہے۔(10)مجھے پروردگارِ عالم میں تم پر یہ بھروسہ ہے کہ تم اور طرح کا خیال نہ کرو گے لیکن جو تمہیں گھبرادیتا ہے وہ خواہ کوئی ہو سزا پائے گا۔(11)اور برادرانِ دین ! میں اگر اب تک ختنہ کی تبلیغ کرتا ہوں تو اب تک ستایا کیوں جاتا ہوں؟ اس صورت میں صلیب کی ٹھوکر تو جاتی رہی۔(12) کاش کہ تمہارے بے قرار کرنے والے اپنا تعلق قطع کرلیتے۔
(13)اے برادرانِ دین ! تم آزادی کے لئے بلائے تو گئے ہو مگر ایسا نہ ہو کہ وہ آزادی جسمانی باتوں کا موقع بنے بلکہ محبت کی راہ سے ایک دوسرے کی خدمت کرو۔(14) کیونکہ ساری شریعت پر ایک ہی بات سے پورا عمل ہوجاتا ہے یعنی اس سے کہ تم اپنے پڑوسی سے اپنی مانند محبت کرو۔(15)لیکن اگر تم ایک دوسرے کو کاٹتے اور پھاڑتے کھاتے ہو تو خبردار رہنا کہ ایک دوسرے کو ختم کرڈالو۔

انسانی فطرت اور روحِ الہٰی

(16)مگر میں یہ کہتا ہوں کہ روحِ الہٰی کے موافق چلو تو جسم کی خواہش کو ہر گز پورا نہ کروگے ۔(17) کیونکہ جسم روح کے خلاف خواہش کرتا ہے اور روح جسم کے خلاف اور یہ ایک دوسرے کے مخالف ہیں تاکہ جو تم چاہتے ہو وہ نہ کرو۔(18)اور اگر تم

روحِ الہیٰ کی ہدایت سے چلتے ہو تو شریعت کے ماتحت نہیں رہے۔(19) اب جسم کے کام توظاہر ہیں یعنی حرام کاری ، ناپاکی، شہوت پرستی ، (20) بت پرستی ، جادو گری،عدواتیں ، جھگڑا، حسد ، غصہ، تفرقے ، جدائیاں ، بدعتیں۔(21) بغض، نشہ بازی، ناچ رنگ، اور ،اوران کی مانند - ان کی بابت تمہیں پہلے سے کہے دیتا ہوں جیساکہ پیشتر جتاچکا ہوں کہ ایسے کام کرنے والے، پروردگارِ عالم کی بادشاہی میں وارث نہ ہوں گے۔(22) مگر روحِ الہیٰ کا پھل محبت، خوشی، اطمینان، تحمل، مہربانی، نیکی ، ایمانداری۔(23) حِلم ، پرہیزگاری ہے - ایسے کاموں کی کوئی شریعت مخالف نہیں۔(24) اورجو سیدنا عیسیٰ مسیح کے ہیں انہوں نے جسم کواس رغبتوں اورخواہشوں سمیت صلیب پر کھینچ دیا ہے۔

(25)اگرہم روحِ الہیٰ کے سبب سے زندہ ہیں توروحِ الہیٰ کے موافق چلنا بھی چاہیے ۔(26) ہم بے جا فخر کرکے نہ ایک دوسرے کو چڑائیں نہ ایک دوسرے سے جلیں۔

رکوع ٦

ایک دوسرے کا بوجھ اٹھاؤ

(1)اے برادرانِ دین ! اگر کوئی قصور میں پکڑا بھی جائے تو تم روحانی ہو اس کو حِلم مزاجی سے بحال کرو اور اپنا بھی خیال رکھو۔ کہیں تم بھی آزمائش میں نہ پڑ جاؤ۔ (2)تم ایک دوسرے کا بار اٹھاؤ اور یوں سیدنا عیسیٰ مسیح کی شریعت کو پورا کرو۔(3) کیونکہ اگر کوئی شخص اپنے آپ کو سمجھے اور کچھ بھی نہ ہو تو اپنے آپ کو دھوکا دیتا ہے۔(4) پس ہر شخص اپنے ہی کام کو آزمالے۔اس صورت میں اسے اپنی ہی بابت فخر کرنے کا موقع ہوگا نہ کہ دوسرے کی بابت ۔(5) کیونکہ ہر شخص اپنا ہی بوجھ اٹھائے گا۔

(6) کلام کی تعلیم پانے والا تعلیم دینے والے کو سب اچھی چیزوں میں شریک کرے ۔(7)فریب نہ کھاؤ۔ پروردگار ٹھٹھوں میں نہیں اڑایا جاتا کیونکہ آدمی جو کچھ بوتا ہے وہی کاٹے گا۔(8) جو کوئی اپنے جسم کے لئے بوتا ہے وہ جسم سے ہلاکت کی فصل کاٹے گا اور جو روحِ الہیٰ کے لئے بوتا ہے وہ روحِ الہیٰ سے ہمیشہ کی زندگی کی فصل کاٹے گا۔(9)ہر نیک کام کرنے میں ہمت نہ ہاریں کیونکہ اگر بے دل نہ ہوں گے تو عین وقت پر کاٹیں گے ۔(10)پس جہاں تک موقع ملے سب کے ساتھ نیکی کریں خاص کر اہلِ ایمان کے ساتھ۔

آخری انتباہ اور سلام

(11)دیکھو۔ میں نے کیسے بڑے بڑے حرفوں میں تم کو اپنے ہاتھ سے لکھا ہے ۔(12) جتنے لوگ جسمانی نمود چاہتے ہیں وہ تمہیں ختنہ کرانے پر مجبور کرتے ہیں۔صرف اس لئے کہ سیدنا عیسیٰ مسیح کی صلیب کے سبب سے ستائے نہ جائیں۔(13) کیونکہ ختنہ کرانے والے خود بھی شریعت پر عمل نہیں کرتے مگر تمہارا ختنہ اس لئے کرانا چاہتے ہیں کہ تمہاری جسمانی حالت پر فخر کریں۔(14) لیکن پروردگار نہ کریں کہ میں کسی چیز پر فخر کروں سوا اپنے آقا ومولا سیدنا عیسیٰ مسیح کی صلیب کے جس سے دنیا میرے اعتبار سے مصلوب ہوئی اور میں دنیا کے اعتبار سے ۔(15) کیونکہ نہ ختنہ کچھ چیز ہے نہ نامختونی بلکہ نئے سرے سے مخلوق ہونا۔(16) اور جتنے اس قاعدہ پر چلیں انہیں اور رب العالمین کے اسرائیل کو اطمینان اور رحم حاصل ہوتا رہے ۔

(17)آگے کو کوئی مجھے تکلیف نہ دے کیونکہ میں اپنے جسم پر سیدنا عیسیٰ مسیح کے داغ لئے ہوئے پھرتا ہوں ۔

(18)اے برادرانِ دین ! ہمارے آقا ومولا سیدنا عیسیٰ مسیح کی مہربانی تمہاری روح کے ساتھ رہے ۔ آمین۔